احباب کے ساتھ اچھے برتاؤ و سلوک کرنا باعث جنت اور دوزخ سے بچنا ہے۔ مسلمانو ہمکو چاہئے کہ جہانتک ہوسکے اپنے والدین کی فرمانبرداری کیلئے ہمہ تن تیار رہیں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف حتی الامکان نہ ہونے دیں آج کل مسلمانوں میں اس فرمان خداوندی و فرمان رسول پر عمل متروک ہوا جارہا ہے اور اٹھے جا رہے ہیں۔ گھر میں جنگ و جدال کا ایک بازار گرم ہے کیا ہمیں معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت کی رضاعی ماں حضرت کے پاس آتی ہیں تو آپ ان کے لئے چادر مبارک بچھا دیتے ہیں۔ صحابہ کرام آپ کا یہ سلوک دیکھکر متعجب و متحیر رہتے ہیں۔ اسلئے جب یہ سلوک رضاعی ماں کیساتھ تھا تو حقیقی ماں کے ساتھ کتنا ہوسکتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ اور کامل تعظیم و تکریم سے پیش آئیں۔

محاسن اسلام

(از مولوی لطیف الدین صاحب لطیف بردوی منشی کامل متعلم رحمانیہ)

جمعیۃ الطلبہ کے گزشتہ شاندار انعامی جلسہ میں اردو تقریروں میں یہ تقریر سب سے بہتر قرار دیگئی تھی چنانچہ مقرر کو اول درجہ کا انعام ایک قیمتی فونٹین پن اور ایک چاندی کا قلم ملا تھا۔ ہم ناظرین محدث کی دلچسپی و معلومات کیلئے پوری تقریر دو قسطوں میں شائع کرینگے پہلی قسط حسب ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

معزز حضرات! اصول اسلام میں وہ بہترین محاسن پائے جاتے ہیں جن کا دیگر ادیان عالم میں ڈھونڈھنا بیکار ہے یہی وجہ ہے کہ آج اس ترقی و تہذیب کے زمانے میں جب الحاد کا دور دورہ ہے دنیا بے اختیار اسلام کیطرف بھاگی چلی آرہی ہے۔ فاروق ہیڈلے، خالد شیلڈرک، مسٹر گابا کوئی معمولی ہستیاں نہیں تھیں جو کسی تحریص یا دباؤ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیتیں اسلامی اصول اپنے اندر وہ پختگی اور استحکام رکھتے ہیں جس نے اغیار کو مجبوراً اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ دیگر مذاہب کے مقابلے میں اسلام کے محاسن پیش کرنے سے پہلے مذہبی احکام کی ایسی ہمہ گیر تقسیم کرنا چاہئے جس کے دائرے میں ہر ایک مذہب کے احکام آجائیں۔

مذہبی احکام میں سخت غور و فکر کرنے کے بعد ہمیں ایک کثیر حصہ ان تعلیمات کا نظر آتا ہے جو ایک قادر مطلق ہستی اور ایک فوق العقول طاقت سے متعلق ہوتا ہے اس حصہ میں بعض احکام ایسے ہوتے ہیں جن پر ہمارے جسم و مال کا کوئی علاقہ نہیں ہوتا بلکہ ان سے مقصود صرف تزکیہ نفس اور حصول صفائی روح ہوتا ہے ان کو مذہبی زبان میں عقائد کے نام سے موسوم کرتے ہیں برخلاف اسکے بعض ایسے احکام بھی ہوتے ہیں جن سے ہمارے مال و جان پر بھی کچھ نہ کچھ اثر ضرور پڑتا ہے ان کو عبادات کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ مذہبی تعلیمات کا ایک بڑا حصہ انسان کے باہمی تعلقات سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہ حصہ بھی دو حیثیتوں سے خالی نہیں یا تو وہ احکام قانونی حیثیت رکھتے ہونگے یا نہیں پہلی صورت معاملات کی ہے اور دوسری صورت کا نام اخلاق ہے۔ الغرض مذہبی احکام ان چار مراتب عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق سے متجاوز نہیں ہوسکتے دنیا کے کسی مذہب کو لے لیجئے اس کے احکام انہیں چار اقسام میں منحصر ہونگے

پس اب ہمیں مذہب اسلام کی انہی چاروں حیثیتوں کے محاسن کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں جاگر کرنا چاہیئے۔

عقائد اور اسلام

عقائد میں ویسے تو چھ امور اہم المسائل ہیں جن کا تذکرہ حدیث ذیل میں کیا گیا ہے۔

امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالے

میں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور آخری دن اور قدر پر ایمان لایا اسکا خیر وشر سب اللہ کی طرف سے ہے۔ لیکن میں یہاں صرف توحید، تبرئت اور جزا و سزا سے بحث کرونگا کیونکہ بالاستیعاب ہر ایک پر اظہار خیال سے طوالت مضمون کا خوف ہے۔

توحید | توحید باری کے متعلق تمام دنیا سخت غلطیوں میں مبتلا تھی۔ عیسائی تین خدا کے قائل تھے اور طرفہ تر یہ تھا کہ وہ ان تینوں کو ایک کہتے تھے اگرچہ یہ تناقص خود ان کی سمجھ میں بھی نہیں آتا تھا لیکن وہ کہتے تھے کہ عقیدہ کا سمجھ میں آنا ضروری نہیں۔ مصری کئی کروڑ خدا مانتے تھے۔ یونانی ہر ایک وصف وحالت کیلئے الگ الگ دیوی اور دیوتاؤں کے معتقد تھے ایرانیوں کی الٰہی مملکت دو خداؤں میں منقسم تھی (۱) یزداں جو خالق خیر تھا (۲) اہرمن جو خالق شر تھا۔ ہنود نے خدا کی مخصوص اور روشن صفات کو خدائی وجود عطا کر دیا تھا چنانچہ برہما بشن اور مہیش اسی قسم کے خدا تھے یہود اگرچہ ایک خدا کے قائل تھے لیکن انہوں نے اس کی صفات ایسی قرار دی تھیں جو انسانی درجہ سے بڑھکر نہ تھیں۔

یہ تو ان لوگوں کا حال تھا جو کسی نہ کسی طرح سے خدا کے قائل تھے ان گروہوں کی بھی کمی نہ تھی جو سرے سے خدا کے منکر تھے یہ گروہ۔ زنادقہ، دھریین، اور ملاحدہ کے ناموں سے پکارے جاتے تھے لیکن اسلام نے آکر ان تمام توہمات اور خرافات کا پردہ چاک کر دیا اس نے آکر لوگوں کو توحید الٰہی کی تعلیم دی۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ط کہدے وہ اللہ یکتا ہے اللہ پاک ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اس مہتم بالشان مسئلہ میں محض زبانی تلقین ہی کو کافی نہیں سمجھا گیا بلکہ عقلی دلائل کو بھی کام میں لایا گیا ہے لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا ط اگر زمین اور آسمان میں خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود ہوتا تو یہ دونوں کب کے فنا ہوگئے ہوتے۔

اسلام نے صرف توحید فی الذات ہی کو ثابت نہیں کیا بلکہ اس نے توحید فی الصفات اور توحید فی العبادات کا ایسا جامع تخیل دنیا کے سامنے پیش کیا جس میں کسی قسم کی زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔ اسلام نے خدا کو تنزیہ و تقدیس کے عالم میں ہر ایک قسم کی قید سے پاک کر کے ایک ایسی صورت میں پیش کیا جس سے بڑے بڑے فلاسفر اور عقلا تک دنگ ہیں۔

اس ضمن میں سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان براہ راست خدا تک رسائی حاصل کر سکتا ہے یا نہیں؟ دنیا کے تمام مذاہب اس سوال کے جواب میں سخت غلطیوں کے شکار ہوگئے ہیں۔ انہوں نے خدا تک پہنچنے کیلئے مختلف پیروں۔ اوتاروں اور دیوتاؤں کے توسطات اور وسیلے قائم کر رکھے تھے لیکن اسلام نے آکر ان تمام واسطوں کو یک لخت مٹا کر خدا کی ذات کو دنیا دی

شہنشاہیت سے بہت بلند کردیا اس نے یہ بانگ دہل اعلان کیا کہ خدا تک پہنچنے کیلئے کسی درمیانی واسطہ کی ضرورت نہیں ہر انسان براہ راست خدا تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ خدا کے دربار میں سعی۔ سفارش اور توسط کی ضرورت نہیں وہ ہر شخص کے پاس موجود ہے جو چاہے اس سے اپنی حاجتیں عرض کرے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ط ہم اس سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

نبوت | عقائد کا دوسرا اہم باشان مسئلہ نبوت ہے غور سے دیکھو لوگوں نے ایسے ضروری مسئلہ میں کیسی زبردست ٹھوکریں کھائی ہیں۔ تمام دنیا کے لوگ نبی کو انسانیت کے درجہ سے بالاتر سمجھتے تھے۔ ان کی سمجھ میں کسی طریقے سے یہ خیال آتا ہی نہ تھا کہ ایک انسان نبی کے درجہ پر فائز ہوتا ہے یہی خیال تھا جس نے عیسیٰ، رام، اور کرشن وغیرہ کو خدا کے درجہ تک پہنچا دیا تھا دنیا کے قدیم مذاہب پر جب آپ ایک عمیق نظر ڈالیں گے آپ کو صاف نظر آئیگا کہ ان میں نبوت اور خدائی کے ڈانڈے ملا دئے گئے ہیں لیکن اسلام نے آکر نہایت سخت اور غیر مبہم الفاظ میں اس پردۂ طلسم کو چاک کرکے صاف بتلا دیا کہ نبی انسانیت کے دائرے سے ایک ذرہ بھی باہر نہیں۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد۔ اے محمد کہہ دو کہ میں تمہیں جیسا آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا واحد ہے۔ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ۔ مسیح کو اس بات سے عار نہیں کہ وہ خدا کے غلام ہیں۔

اس ضمن میں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ ہم تمام مسلمان حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کے پاکیزہ لفظوں سے یاد کرتے ہیں لیکن نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کو جو تمام پیغمبروں سے افضل ہیں صرف رسول اللہ کے مختصر سے لفظوں کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے ہیں بلکہ آپ کیلئے عبدیت کا ثبوت بھی لازمی سمجھتے ہیں چنانچہ ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ۔ درحقیقت خدا کی توحید کا کمال ہی یہ ہے کہ اس کے سامنے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی بندگی کی حد سے نہ بڑھنے پائے۔

عذاب و ثواب | جسطرح دیگر عقائد میں اہل مذاہب نے سخت غلطیاں کی تھیں اسی طرح وہ اس مسئلہ میں بھی مغالطہ میں پھنسنے سے بچ نہ سکے تمام اہل مذاہب آج تک یہ کہتے آئے تھے کہ جسطرح ایک آقا اپنے غلام کی نافرمانی سے ناراض ہوکر اس کو سخت سزائیں دیتا ہے اسیطرح وہ قادر مطلق بھی اپنے احکام کی نافرمانی سے اپنے بندوں کو عذاب گوناگوں میں مبتلا کریگا لیکن ان مذاہب نے عذاب و ثواب کی اصلی حقیقت کو پیش کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اسلام نے آکر جہاں جزا و سزا کے اصلی مفہوم کو واضح کیا وہاں اسنے ان اوہام کو بھی باطل کردیا جو عذاب کے مفہوم سے خدا کی قہاریت کے متعلق پیدا ہوسکتے تھے۔

درحقیقت جسطرح مادی کائنات میں علل واسباب کا سلسلہ جاری ہے اسیطرح یہی موثرات واسباب کا قانون روحانی دنیا میں بھی ساری ہے۔ جسطرح ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سنکھیا قاتل ہے۔ گلاب محرک نزلہ ہے اسیطرح نیک و بد افعال کا اثر بھی روح پر مترتب ہوتا رہتا ہے۔ برے افعال سے روح میں شقاوت۔ انقباض اور نجاست کے اثرات پیدا ہوتے ہیں اور اچھے کاموں سے نفس میں سعادت وانبساط اور تازگی کی لہریں دوڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں انہیں اثراتِ سعادت و شقاوت کو مذہبی اصطلاح میں ثواب و عذاب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ اثرات افعالِ نیک و بد کے لازمی نتائج ہیں جو انسے کبھی جدا نہیں ہوسکتے

عبادات اور اسلام

عبادت ایسا مہتم بالشان مسئلہ ہے جس پر تمام مذاہب کی بنیاد ہے لیکن دیکھو لوگ ایسے مسئلہ کے اندر کیسی سخت غلطیوں میں مبتلا تھے تمام دنیا آج تک یہ مانتی چلی آ رہی تھی کہ عبادت خود ایک مقصود بالذات شئے ہے اور اس سے اطاعت الٰہی کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ اس کو اور زیادہ واضح طور پر یوں سمجھئے کہ جسطرح ایک مالک اپنے غلام کو رات بھر کھڑے رہنے کو کہتا ہے اور اس سے مقصود اس کا امتحان اطاعت لینا ہوتا ہے غلام رات بھر کھڑا رہتا ہے اس قیام سے نہ تو مالک کو کوئی نفع پہنچتا ہے اور نہ غلام کو کوئی فائدہ؟ اسیطرح ہم جو نماز، روزہ، حج وغیرہ فرائض بجا لاتے ہیں اس سے نہ ہمیں کوئی فائدہ ہوتا ہے نہ خدا کو اس سے محض اطاعت خدا کا اظہار اور امتثال امر مقصود ہوتا ہے دراصل انسان کوئی خیال اپنے حواس سے بالاتر پیدا ہی نہیں کر سکتا وہ جو خیال پیدا کرے گا وہ اپنے گرد و پیش کی اشیاء کے علم ہی سے کچھ گھٹا بڑھا کر پیدا کریگا چونکہ خدا کا مفہوم انسانی دماغ میں ابتدائی حالت میں ایک جابر شہنشاہ کی حیثیت سے آیا اس لئے لازمی تھا کہ انسان اس کیلئے انہیں خواص کو ثابت کرے جو ایک دنیاوی شہنشاہ میں پائے جاتے ہیں وہ دنیا میں ہمیشہ مشاہدہ کرتا تھا کہ بادشاہ اظہار اطاعت سے خوش ہوتے ہیں۔ اسلئے اس نے اس خیال کا تعلق خدا کیساتھ پیدا کرتے ہوئے عبادت کا اصول ایجاد کیا۔ اطاعت میں جتنا غلو کیا جاتا تھا اسی قدر دنیاوی بادشاہ خوش ہوتا تھا۔ اس خیال نے مذہبی دنیا کے اصول عبادت میں کیسی کیسی سختیاں پیدا کر دی تھیں۔ لوگ سخت چلے کھینچتے تھے دنیا سے قطع تعلق کر لیتے تھے سخت جاڑوں میں برہنہ رہتے تھے، تمام عمر شادی نہیں کرتے تھے، اپنا ایک ہاتھ ہر وقت ہوا میں معلق کر کے سکھا دیتے تھے۔ اور اس طرح کے سینکڑوں بیہودہ طریقے رائج تھے جن سے انسان اظہار اطاعت کر کے خدا کی خوشنودی طلب کیا کرتے تھے۔ یہاں تک لوگ طلب رضائے الٰہی کیلئے اپنی جان اور اس سے بڑھکر اپنی اولاد کی جانوں کو بھی بھینٹ چڑھا دیا کرتے تھے۔

یہ وہ چیزیں تھیں جن سے بدظن ہو کر ملاحدہ کو کہنا پڑا کہ مذہبی خیالات سب انسانی دماغ کی پیداوار ہیں ملاحدہ کا یہ خیال غیر از اسلام مذاہب کے متعلق اگرچہ کسی قدر صحیح ہی کیوں نہ ہو لیکن اسلام کی نسبت اس خیال کا کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا خود انہیں ملاحدہ کی ایک جماعت نے (جس نے فطری مذہب ایجاد کیا ہے) عبادات کے جتنے اصول وضع کئے ہیں غور سے دیکھئے۔ اسلامی عبادات میں وہ تمام و کمال پائے جاتے ہیں۔

فطری مذہب والوں نے عبادت کے حسب ذیل اصول قرار دئے ہیں (۱) انسان کے تمام فرائض (مثلاً اکتساب معاش، پرورش اولاد وغیرہ وغیرہ) عبادت قرار دئے جائیں۔ دیکھو اسلام کیسے صاف الفاظ میں انسانی فرائض کو عبادات میں داخل کرتا ہے قرآن تجارت کے متعلق فرماتا ہے۔ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔ زمین میں پھیل جاؤ اور خدا کے فضل (رزق) کو ڈھونڈو۔

احادیث کی کتابوں میں کثیر حدیثیں اس مضمون کی ملیں گی جن میں بتایا گیا ہے کہ مومن کا ہر ایک کام عبادت ہے۔

(۲) عبادات جسمانی مقصود بالذات نہ قرار دی جائیں بلکہ ان پر اخلاقی نتائج مترتب ہونا چاہئے خیال کرو کہ اسلامی عبادات سے بڑھکر اور کس مذہب کی عبادات پر اخلاقی اثرات مترتب ہوں گے۔ نماز کے متعلق قرآن میں ہے ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن